ماڈل درسی کتاب

اُردُو

پاکستان کے قومی نصاب ۲۰۲۲-۲۳ء کے مطابق

گیارھویں جماعت کے لیے

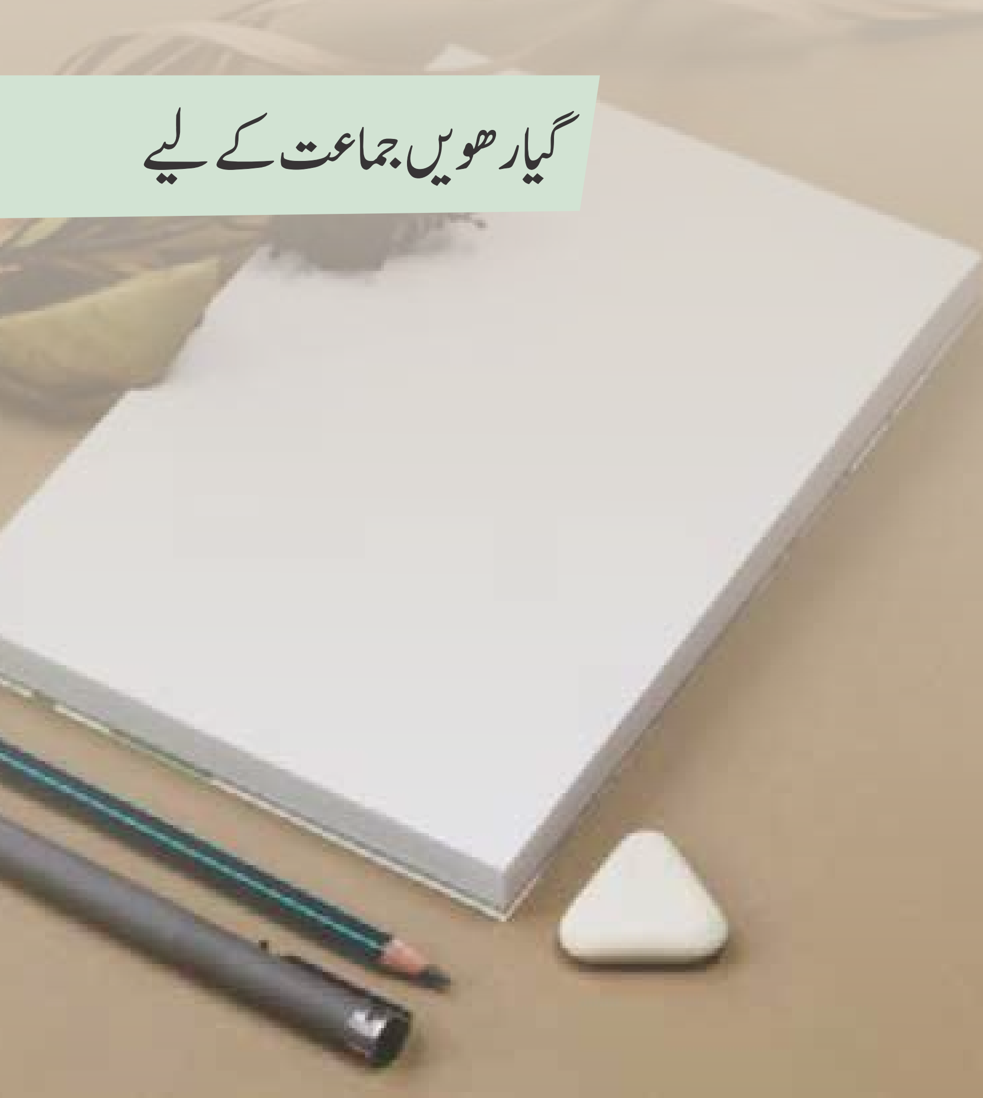

کینٹب پبلشر، لاہور، پاکستان

اس کتاب کے جملہ حقوق بحق کینٹب پبلشر، لاہور، پاکستان محفوظ ہیں۔

کتاب یا کتاب کا کوئی بھی حصہ ناشر کی تحریری اجازت کے بغیر شائع کرنا یا استعمال میں لانا ممنوع ہے۔

درسی کتاب اُردو برائے گیارھویں جماعت

مؤلفہ

اقصیٰ زاہد اکبر

معاون

ممتاز نادر خان

ایڈیٹوریل بورڈ

- پروفیسر ڈاکٹر شاذیہ نعیم
- پروفیسر ڈاکٹر نعیم خالد

زیر نگرانی

سید طفیل حسین بخاری

چیئرمین آزاد جموں و کشمیر ٹیکسٹ بک بورڈ

ممبران نظر ثانی کمیٹی

- ڈاکٹر میر یوسف میر — چیئرمین شعبہ اُردو آزاد جموں و کشمیر یونیورسٹی مظفر آباد
- ڈاکٹر عبدالکریم — ایسوسی ایٹ پروفیسر ہائر ایجوکیشن
- راجا محمد نصیر خان — ناظم اعلیٰ نظامت اعلیٰ تحقیق و ترقی نصاب
- مہتاب احمد — لیکچرار آزاد جموں و کشمیر یونیورسٹی مظفر آباد
- فرہاد احمد فگار — لیکچرار ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ
- افتخار احمد ہاشمی — ماہر مضمون ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ
- راجا محمد عارف خان — ماہر مضمون ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ
- انجم آرا — ماہر مضمون ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ

ڈیسک آفیسر (آزاد جموں و کشمیر ٹیکسٹ بک بورڈ)

ذیشان علی

زیر نگرانی

ڈاکٹر مریم چغتائی

ڈائریکٹر، قومی نصاب کونسل وفاقی وزارتِ تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت، اسلام آباد

ممبران نظر ثانی کمیٹی

- ڈاکٹر فردوس کوثر
- حاکم خان
- ڈاکٹر حمیرا صادق قریشی
- آصفہ ذاکر
- رضوانہ ناہید
- شاکرہ نسیم
- کنیز فاطمہ بنگش
- نسرین الماس
- مریم جمیلہ
- نمیرہ مختار
- زاہدہ بنگش
- محمد زکریا
- صابر خان پانیزئی
- فائزہ علی شاہ
- تاج ولی خان
- راجا محمد عارف خان
- ڈاکٹر محمد سہیل سرور

ڈیسک آفیسر قومی نصاب کونسل

سہیل بن عزیز

زیر انتظام

پروفیسر ڈاکٹر شاذیہ نعیم (سی ای او، کینٹب پبلشر، لاہور)

ڈائریکٹر پرنٹنگ

- حاجی فیض اللہ

ڈائریکٹر کوالٹی کنٹرول

- حاجی روح الامین

ڈیزائنر

- حافظ محمد ساجد
- عائشہ شبیر

اوّل ایڈیشن

کینٹب پبلشر کی دیگر مطبوعات کی معلومات حاصل کرنے کے لیے آفیشل ویب سائٹ www.cantabpublisher.com کا وزٹ کریں۔

یا ہماری آفیشل ای۔ میل info@cantabpublisher.com پر رابطہ کریں۔

اپنی آرا یا اغلاط کی نشان دہی کے لیے info@cantabpublisher.com اور textbooks@snc.gov.pk پر رابطہ کیجیے۔

پیش لفظ

ہمارے تعلیمی اداروں میں اُردُو کی افادیت و اہمیت کو وہ مقام نہیں دیا جارہا جس کی یہ مستحق ہے۔ اُردُو پڑھانے کے لیے روایتی طریقوں کے استعمال کا یہ نقصان سامنے آیا ہے کہ ابھی بھی اُردُو کو بہ طور قومی زبان نہیں، بل کہ محض ایک مضمون کا درجہ دیتے ہیں۔ یہ بات شدّت سے محسوس کی جارہی تھی کہ اُردُو کے طرزِ تدریس کو جدید خطوط پر استوار کیا جائے اور اس میں ایسی جدّت لائی جائے جو اساتذہ اور طلبہ دونوں کے لیے مفید ہو۔ کینٹب پبلشر کو آغاز ہی سے One Curriculum, One Nation کے تحت نصاب کے مطابق کتب کی اشاعت کا اعزاز حاصل ہے۔

اُردُو ثانوی و اعلا ثانوی کتب کے مکمل سلسلے میں سے گیارھویں جماعت کی کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے جو قومی نصاب پاکستان کے عین مطابق مرتب کی گئی ہے۔ اس کتاب کی تیاری میں اس امر کو ملحوظِ خاطر رکھا گیا ہے کہ اہم دینی، قومی، معاشرتی، اخلاقی اور سائنسی موضوعات کے ساتھ ساتھ اُردُو زبان و ادب کی اہم اصناف افسانہ، ناول، ڈراما، خاکہ نگاری، طنز و مزاح، سفر نامہ، نظمیں اور غزلیات کو مساوی طور پر شامل کیا جائے تاکہ اعلا ثانوی جماعتوں تک ان میں ربط اور گہرائی قائم رہے۔ کتاب کی مؤثر تدریس کے لیے ہر سبق میں "ٹھہریے اور بتائیے" کی ذیل میں مختصر سوالات شامل کیے گئے ہیں اور نئی اور متعلقہ معلومات کے لیے "ٹھہریے اور جانیے" درج کیا گیا ہے۔ تمام اسباق میں حاصلاتِ تعلم کی مساوی تقسیم کے ساتھ ان پر سوالات اور سرگرمیاں مرتب کی گئی ہیں۔

کتاب کو بین الاقوامی معیار کی کتب کے مطابق روایتی انداز سے ہٹ کر جدّت کے ساتھ خوب صورت اور دل کش انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ ہر سبق کے متن میں شامل نامانوس الفاظ و تراکیب، محاورات اور ضرب الامثال کو متعلقہ صفحے پر مناسب جگہ دی گئی ہے تاکہ طلبہ کے سیکھنے کے عمل میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ آئے۔

کتاب کی ایک اور خصوصیت زبان شناسی کا ہر سبق سے منسلک ہونا اور روز مرّہ زندگی پر اس کا اطلاق ہے۔ اُردُو لازمی کا مضمون چوں کہ زبان و ادب پر مشتمل ہوتا ہے لہٰذا اُردُو ادب سے صحیح معنوں میں روشناس کروانے کے لیے ابتدا میں زبان سکھانا بہتر ہے۔

طلبہ کی مؤثر تدریس کے لیے "پڑھنے" اور "بات چیت" کی صلاحیتوں میں نکھار لانے کی خاطر اسباق میں خواندگی اور بات چیت کی سرگرمیاں شامل کی گئی ہیں جنھیں ہدایات کے مطابق کروانے سے خاطر خواہ نتائج حاصل کیے جاسکتے ہیں۔

طلبہ کی پڑھائی، بات چیت، تخلیقی لکھائی اور زبان شناسی کی صلاحیتوں میں نکھار کے لیے متعلقہ صفحات پر کیو آر کوڈز میں ویڈیوز کے ساتھ Interactive ورک شیٹس اور اضافی سوالات (جو بلوم ٹیکسانومی کے مطابق ہیں) بھی شامل کیے گئے ہیں۔

طریقۂ تدریس

سبق نمبر

اس کیوآر کوڈ میں متعلقہ باب کے تمام حاصلاتِ تعلم جس طرح پڑھائے جائیں گے اُسی ترتیب سے شامل کیے گئے ہیں۔

اس کوڈ میں متعلقہ صفحے پر شامل زبان شناسی کی تمام ویڈیوز، لیکچرز، Interactive ورک شیٹس اور اضافی مشقی سوالات موجود ہیں۔

خاص الفاظ کا تلفظ اور معانی متعلقہ صفحہ پر شامل کرنے کا مقصد طلبہ کو درست تلفظ، ادائی اور معنی سے واقفیت دِلانا ہے۔

عنوانِ سبق

مشقی سوالات کے ذریعے طلبہ کی فہم کا جائزہ لیں۔

پڑھنے کی صلاحیت میں نکھار کے لیے متون کے فوراً بعد پڑھائی کی سرگرمیاں کروائی جائیں۔

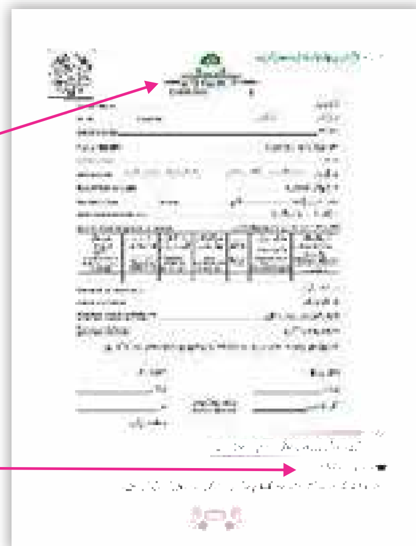

روزمرّہ زندگی میں ضرورت کے مختلف فارم پڑھنے، سمجھنے اور پُر کرنے کے لیے فارم بھی کتاب میں شامل کیے گئے ہیں۔

سبق سے متعلق اساتذہ کرام کی سہولت کے لیے چند اہم نکات یہاں بیان کیے گئے ہیں، جو تدریس میں معاونت کا باعث ہوں گے۔

کتاب میں شامل ہر نئے حاصلِ تعلم کو پہلے سکھایا جائے پھر مشق کے بعد جائزہ لیں۔

حاصلاتِ تعلم پر مبنی آن لائن ماڈل ویڈیو لیکچر

نمایاں خصوصیات

جامع تعلیم

طلبہ کے لیے ویڈیوز، بات چیت اور پڑھنے کی سرگرمیاں شامل کی گئی ہیں۔

سبقی اشارات

سبقی اشارات میں دیدہ زیب PPT's، اضافی سوالات اور واضح ہدایات شامل کی گئی ہیں۔

متنوع اصنافِ ادب کی موزوں تشریح کے لیے اضافی مواد

ویڈیو لیکچر (Video Lecture)

SLO:U-09-D-07

مختلف سمعی ذرائع سے کہانی، نظم، واقعہ، تقریر، اعلان، خطبہ، گفت گو، خبر، ڈراما، ہدایت اور فیچر سن کر کلام کے اہم نکات، تراکیب، جملے، مصرعے یا اشعار بر محل اور برجستہ استعمال کر سکیں۔

مزید سوالات برائے مشق
(Question Bank)

پاور پوائنٹ پریزنٹیشن (PPT)

حاصلِ تعلم (SLO)

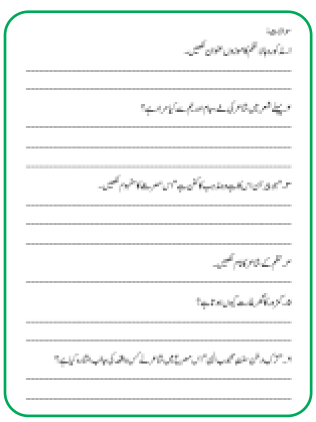

لیسن پلان (Lesson Plan)

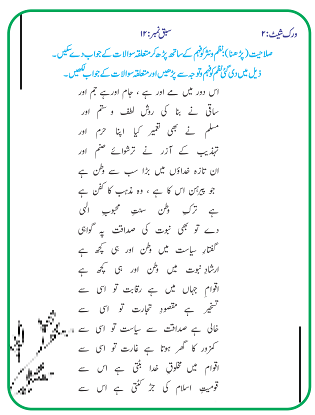

ورک شیٹ (Work Sheet)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

فہرست

شمار	عنوانات	اصناف	مصنفین وشعرا	زبان شناسی	پڑھنا	سننا / بولنا	لکھنا	صفحہ نمبر
۱	حمد	نظم	حفیظ تائب	• نظم کے عناصر کی شناخت • اصنافِ نظم کے محاسن (صنعت تکرار) • تراکیبِ لفظی نظم بہ لحاظ • موضوع (حمد، دُعا / مناجات)	• سوالات وجوابات • موضوعات کی شناخت اور رائے	عمدہ سماعت مشاہدات وخیالات کا بیان	اشعار کی تشریح مرکزی خیال	۱
۲	نعت	نظم	سیّد نفیس شاہ	• تلمیح، صنعتِ تکرار • نظم بہ لحاظِ موضوع (نعت، قصیدہ، مرثیہ) • تراکیبِ لفظی	• پڑھے گئے متن پر تبصرہ • لائبریری کی درجہ بندی • مصنفین کے طرزِ تحریر پر تبصرہ	• سمعی ذرائع سے کلام سُن کر اہم نکات کا استعمال • نظم ونثر کے مرکزی خیال سے موضوع کو بیان کرنا	• ادارت • خلاصہ • مرقع نگاری	۸
۳	اُسوۂ حسنہ	سیرت نگاری	مولانا شبلی نعمانی	• جمع سالم، مکسّر • مرکب مصادر • سابقہ اور لاحقہ	سوالات وجوابات الفاظ وتراکیب متن کا فہم	سمعی ذرائع کا استعمال مکالمے کی دُہرائی	• مرکزی خیال • تقریر نویسی • ضرب الامثال ومحاورات کا استعمال	۱۶
۴	نیا قانون	افسانہ	سعادت حسن منٹو	• متضاد الفاظ کی جوڑیاں • تذکیر وتانیث میں اسما وضمائر • غلط فقرات کی درستی	عبارت کی پڑھائی افسانوی وغیر افسانوی اقتباسات کا موازنہ	اہم نکات سُن کر فہم کا تجزیہ گفت گو میں جذبات کا لحاظ	• ادارت • خلاصہ • تلخیص نویسی	۲۶
۵	تاریخ کا کفن	افسانہ	امر جلیل	• مرکب ناقص کی اقسام • جملوں کی درستی • لغت اور تھیسارس کا استعمال		سمعی ذرائع کا استعمال مباحثوں، مذاکروں میں شرکت	مرکزی خیال رسمی وغیر رسمی تحریر پر تبصرہ اصنافِ اُردو / ڈرامائی تشکیل	۴۱
۶	دہلیز	ڈراما	امجد اسلام امجد	• مرکب ناقص کی اقسام • اعراب کا استعمال • جملوں کی درستی	• دفتری اور عدالتی فارم پڑھنا • مصنفین کے طرزِ تحریر پر تبصرہ • مکالموں کی ترتیب وپیش کش کا تجزیہ	عمدہ سماعت گفت گو میں جذبات کا لحاظ سمعی ذرائع کا استعمال	مضمون نویسی مختلف فارم پُر کرنا مُرقع نگاری	۵۳

شمار	عنوانات	اصناف	مصنفین و شعرا	زبان شناسی	پڑھنا	سننا / بولنا	لکھنا	صفحہ نمبر
۷	اور پاکستان بن گیا	ناول	خدیجہ مستور	حروفِ فُجائیہ لغت اور تھیسارس محاورات و ضرب الامثال کا استعمال	مختلف اقتباسات سے معلومات اخذ کرنا دفتری اور عدالتی مواد پر مبنی متن پڑھنا نثری اصنافِ ادب میں امتیاز ادب پاروں سے تاریخ سے واقفیّت	گفت گو میں الفاظ و تراکیب کا استعمال	اصنافِ ادب کی ڈرامائی تشکیل رسمی و غیر رسمی خطوط انگریزی عبارت کا ترجمہ	۶۷
۸	ایک استاد عدالت کے کٹہرے میں	آپ بیتی	اشفاق احمد	مترادف الفاظ کی شناخت ذو معنی الفاظ کا استعمال مرکب مصادر حروفِ فُجائیہ	دفتری اور عدالتی مواد کی پڑھائی متن پر تبصرہ ادب پاروں سے تاریخ سے واقفیّت	منثور کلام سے متعلق اہم نکات کا تجزیہ تقریر کرنا	رپورتاژ، تجزیاتی رپورٹ اور یادداشت لکھنا رسمی و غیر رسمی تحریر پر تبصرہ و تنقید انگریزی عبارات کا اُردو ترجمہ	۷۹
۹	مکاتیبِ غالب	مکتوب	مرزا غالب	اسماو ضمائر کی تذکیر و تانیث علاماتِ اوقاف جمع سالم، جمع مکسر ذو معنی الفاظ کا استعمال	مختلف تحاریر پڑھ کر عالمی مسائل کی نشان دہی اور حل کی تجاویز	کلام سُن کر مرکزی خیال تک رسائی کلام سُن کر دُہرانا	درخواست، رسمی و غیر رسمی خطوط مرقع نگاری رپوتاژ تجزیاتی رپورٹ	۹۰
۱۰	فاقے میں روزہ	مضمون	خواجہ حسن نظامی	علاماتِ اوقاف اسماو ضمائر کی تذکیر و تانیث جمع الجمع مترادف الفاظ کی شناخت	مختلف تحاریر کی پڑھائی اصنافِ نثر کے محاسن کی شناخت	کلام سُن کر مرکزی خیال تک رسائی ادبی اور اصطلاحی محضر میں گفت گو	خلاصہ مضمون نویسی انگریزی عبارات کا اُردو ترجمہ	۹۸
۱۱	پاکستانی زبانیں اور ان کا باہمی رشتا	مضمون	ڈاکٹر ممتاز منگلوری	اعراب کا استعمال مرکب مصادر سابقوں اور لاحقوں کا استعمال	متن کے فہم کا زندگی سے تعلق مصنفین کے طرزِ تحریر سے آگاہی	سمعی ذرائع کا استعمال تقریر کرنا	ادارت فارم پُر کرنا تلخیص نویسی	۱۰۹
۱۲	چارپائی	انشائیہ	رشید احمد صدیقی	متضاد الفاظ کی جوڑیاں تراکیب لفظی کی شناخت اور استعمال حروف کا تحریر میں استعمال تحریر و تقریر	دفتری اور عدالتی مواد کی پڑھائی مختلف عبارات کا موازنہ و تبصرہ نثر پارے کی وضاحت عالمی ثقافتوں سے واقفیّت کے لیے مختلف تحاریر کی پڑھائی	کلام سُن کر مرکزی خیال تک رسائی ذرائع ابلاغ میں اٹھائے گئے نکات پر استحسانی و تنقیدی گفت گو	ادارت فارم پُر کرنا نادیدہ اقتباس پر تنقید و تبصرہ	۱۱۵
۱۳	خُدا کرے کہ مری ارضِ پاک پر اُترے	نظم	احمد ندیم قاسمی	اصنافِ نظم کی شناخت نظم بہ لحاظ موضوع کی شناخت نظم کے عناصر کی شناخت	سوالات و جوابات شعرا کے طرزِ تحریر پر تبصرہ	کلام کی دُہرائی گفت گو میں جذبات کا لحاظ کلام سُن کر مرکزی خیال تک رسائی	اشعار کی تشریح مرکزی خیال تقریر نویسی	۱۲۴
۱۴	اے وادیِ لولاب	نظم	علامہ محمد اقبال	نظم بہ لحاظ ہیئت سے واقفیت اعراب کا استعمال تشبیہ کی شناخت تراکیب لفظی کی شناخت	سوالات و جوابات لائبریری کی درجہ بندی	منظوم کلام کی سماعت سمعی ذرائع کا استعمال تقریر کرنا	مرکزی خیال خلاصہ تقریر نویسی	۱۳۰

شمار	عنوانات	اصناف	مصنفین و شعرا	زبان شناسی	پڑھنا	سننا / بولنا	لکھنا	صفحہ نمبر
۱۵	کھڑاؤنز	نظم	سیّد محمد جعفری	نظم / غزل کے عناصر نظم بہ لحاظ ہئیت میں امتیاز سابقوں اور لاحقوں کا استعمال	سوالات و جوابات شعرا کے طرزِ تحریر پر تبصرہ	متن کا ذاتی زندگی سے تعلق شعرا کے طرزِ تحریر پر تبصرہ، مرکزی خیال سن کر دہرائی	کلام سُن کر مرکزی خیال تک رسائی کلام سُن کر دُہرانا	۱۳۶
۱۶	آزادی	نظم	احسان دانش	لغت اور تھیسارس کا استعمال ترکیبِ لفظی کی شناخت صنعتِ مبالغہ کی نشان دہی نظم بہ لحاظِ ہئیت میں امتیاز	متن کا ذاتی زندگی سے تعلق متن پر تبصرہ معلوماتی کتب سے مواد تلاش کرنا حوالہ جاتی مواد تلاش	کلام سُن کر دُہرانا گفت گو میں جذبات کا لحاظ مرکزی خیال تک رسائی	ادارت خلاصہ نویسی مضمون نویسی تقریر نویسی مرقع نگاری	۱۴۲
۱۷	رحمان بابا کا گیت	نظم	پروفیسر محمد طہٰ خان	تراکیبِ لفظی کی شناخت نظم بہ لحاظِ موضوع کی شناخت اعراب استعارہ کی شناخت	تراجم کی صورت میں عالمی ادب سے واقفیت مختلف ثقافتوں اور زبان کے اختلاط پر مبنی متن کی پڑھائی	کلام سُن کر دُہرانا مجازی اور اصطلاحی محضر میں گفت گو	اشعار کی تشریح خلاصہ	۱۴۹
۱۸	غزل		میر تقی میرؔ	نظم بہ لحاظ ہئیت میں امتیاز نظم کے عناصر تشابہات کا استعمال اصنافِ نظم کے محاسن کی شناخت	سوالات و جوابات ادبی و غیر ادبی انتخاب سے معلومات اخذ کرنا متن پڑھ کر تبصرہ	عمدہ سماعت	ضرب الامثال اور محاورات کا استعمال اشعار کی تشریح	۱۵۵
۱۹	غزل		فراقؔ	متضاد الفاظ کی جوڑیاں تراکیبِ لفظی مطلع، مقطع، مطلع ثانی کی شناخت اصنافِ نظم کے محاسن	افسانوی، غیر افسانوی انتخاب سے معلومات اخذ کرنا حوالہ جاتی مواد تلاش کرنا	ادبی، مجازی، اصطلاحی مفاہیم کا بیان کلام کی دُہرائی	ضرب الامثال اور محاورات کا استعمال ادارت / پروف ریڈنگ	۱۶۱
۲۰	غزل		منیر نیازیؔ	تشبیہ اور ارکانِ تشبیہ علاماتِ اوقاف صنعتِ مراعات النظیر	اشعار کی حوالوں کے ساتھ تشریح اور تنقید و تبصرہ مطلع، مطلع ثانی، مقطع کی شناخت	مجازی اور اصطلاحی محضر میں گفت گو کا بیان کلام سُن کر دُہرانا	اشعار کی تشریح مرقع نگاری	۱۶۷
۲۱	غزل		احمد فرازؔ	غزل کے عناصر کی شناخت مجاز مرسل کی شناخت صنعتِ تکرار کی شناخت	سوالات و جوابات متن پر تبصرہ	منظوم کلام کی تفہیم	محاورات و ضرب الامثال کا استعمال اشعار کی تشریح نادیدہ اقتباس کی تفہیم	۱۷۳
۲۲	غزل		پروین شاکر	استعارہ کی شناخت صنعتِ مبالغہ اور حسنِ تعلیل کی شناخت قافیہ اور ردیف کی شناخت	متن پر تبصرہ مطلع، مطلع ثانی، مقطع کی شناخت اصنافِ ادب کے درمیان موازنہ	عمدہ سماعت مجازی اور اصطلاحی محضر میں گفت گو	اشعار کی تشریح مرقع نگاری رپوتاژ اور تجزیاتی رپورٹ میں فرق	۱۷۹

۱ نظم — حَمد

دورانیہ: پانچ گھنٹے

حاصلاتِ تعلّم — اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

زبان شناسی

- نظم کے عناصر (شعر، مصرع، مصرعِ اولیٰ، مصرعِ ثانی) کی شناخت کر سکیں اور ان کا شاعرانہ استعمال سمجھ سکیں۔
- اصنافِ نظم کے محاسن کو شناخت کر سکیں۔ (صنعتِ تکرار)
- تراکیبِ لفظی کی شناخت کر سکیں اور اس کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے تحریر میں اس کا استعمال کر سکیں۔
- نظم بہ لحاظ موضوع (حمد، دعا/ مناجات) کی شناخت کر سکیں۔

پڑھنا

- نظم کو فہم کے ساتھ پڑھ کر شاعر کی تکنیک، مقصد اور اسلوب پر مبنی سوالات کے جوابات دے سکیں۔
- کسی بھی نظم میں موضوعات کی شناخت کرتے ہوئے مصنف اور قارئین کے نقطۂ نظر کے ساتھ اس کی وضاحت کے لیے اپنی رائے کا اظہار کر سکیں۔

سننا بولنا

- عمدہ سامع کے طور پر مصرعوں، شعروں وغیرہ کے تلفظ، آہنگ، لحن، لے اور ادائی سے شعوری طور پر لطف اٹھا سکیں اور ان کی اہمیت کو سمجھ سکیں۔
- مختلف سمعی ذرائع سے نظم سن کر کلام کے اہم نکات، تراکیب، جملے، مصرعے یا اشعار بر محل اور برجستہ استعمال کر سکیں۔
- اخلاقی، معاشی، معاشرتی اور ثقافتی امور وغیرہ سے متعلق اپنی گفت گو میں موزوں الفاظ و تراکیب پر مشتمل روز مرہ اور با محاورہ زبان استعمال کر سکیں۔

لکھنا

- نظم کے اشعار کی حوالوں (شاعری کا پس منظر، انداز بیان اور شعری محاسن کے استعمال کی وضاحت) کے ساتھ تشریح کر سکیں۔
- کسی بھی نظم کو پڑھ کر شاعر اور قاری کے نقطۂ نظر کو سامنے رکھتے ہوئے مرکزی خیال لکھ سکیں۔

حَمد: حمد ایک عربی زبان کا لفظ ہے، جس کے معانی "تعریف" کے ہیں۔ اللہ کی تعریف میں کہی جانے والی نظم کو حمد کہتے ہیں۔ حمد باری تعالیٰ کئی زبانوں میں لکھی جاتی ہے۔ عربی، فارسی اور اُردو زبان میں اس کا وسیع خزانہ موجود ہے۔ حمد کو انگریزی میں Hymn کہتے ہیں۔ ویسے رب کی تعریف ہر زبان میں اور ہر مذہب میں پائی جاتی ہے۔

جناب حفیظ تائبؔ کے معروف حمدیہ کلام کی ایک جھلک: "یارب ثنا میں کعبؓ کی دل کش ادا ملے" "تُو خالق ہے ہر شے کا یا حیُّ یا قیوم"

"زباں پر ہے نام اُس حیات آفریں کا" **"زمانے پہ چھائی ہے رحمت خدا کی"** **"کھُل جائے مجھ پہ بابِ عنایات اے خُدا"**

حفیظ تائبؔ

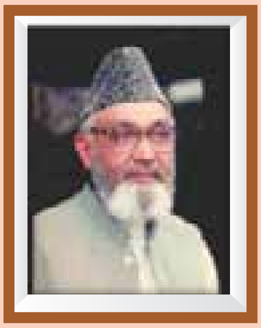

پیدائش: ۱۴ فروری ۱۹۳۱ء (پشاور، پاکستان)

وفات: ۱۳ جون ۲۰۰۴ء (لاہور، پاکستان)

پیشہ: درس و تدریس

اعزازات: آدم جی ایوارڈ، تمغۂ حسنِ کارکردگی، نقش ایوارڈ، ہمدرد فاؤنڈیشن ایوارڈ۔۔۔۔۔

تصانیف: اُردو مجموعۂ نعت، کلیاتِ حفیظ تائب، صلو اعلیہ وآلہ۔۔۔۔

حفیظ تائب ایک عہدِ ساز نعت گو تھے اِن کا شمار پاکستان میں نعت گوئی کو فروغ دینے والے بانی شعرا میں ہوتا ہے۔ آپ کا اصل نام عبدالحفیظ جب کہ قلمی نام حفیظ تائب ہے، احمد نگر ضلع گوجراں والا آپ کا آبائی شہر ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم احمد نگر کے اسکول اور میٹرک زمین دار ہائی اسکول گجرات سے کی۔ زمین دار کالج، گجرات میں انٹر کے طالب علم ہوئے لیکن ریاضی میں دل چسپی نہ ہونے کی وجہ سے اسے خیر آباد کہا اور اپنے ذوق کے مطابق اُردو اور پنجابی زبان کی تعلیم حاصل کرتے ہوئے ایف-اے اور بی-اے کے امتحانات پرائیویٹ پاس کیے۔ پنجاب یونی ورسٹی سے ایم-اے پنجابی کیا اور ۱۹۷۶ء سے ۲۰۰۳ء تک مختلف اطوار سے شعبہ پنجابی میں تدریسی فرائض سرانجام دیے۔

حفیظ تائبؔ لڑکپن سے ہی علامہ اقبالؒ کی شاعری سے بہت متاثر تھے۔ انھوں نے اپنے نعتیہ سفر کو ایک نعتیہ تحریک کی شکل دی، اگرچہ انھوں نے آغازِ سخن غزل گوئی سے کیا مگر ان کی غزلیات ایسی نہیں تھیں جو لہو و لعب کی طرف لے جاتی ہوں بل کہ آپ کی غزلوں میں بھی تصوف اور ایقان کی جھلک موجود تھی جو آگے چل کر ان کے حمدیہ اور نعتیہ کلام میں واضح نظر آنے لگی عشقِ حقیقی میں ان کا پورا پور ڈوبا ہوا تھا۔ آپ کے نعتیہ کلام میں گوناگوں استغاثہ و فریاد بہ حضور سید الکونین ﷺ دکھائی دیتا ہے۔ نعت کو علمی پس منظر مہیا کرنے کے لیے آپ نے عمیق نظر سے قرآن، سیرت اور حدیث کا وسیع مطالعہ کیا۔ حفیظ تائبؔ کے نعتیہ کلام کی ایک اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ انھوں نے نعت میں وسیع اور متنوّع موضوعات کو شامل کیا اور شاید اسی وجہ سے ان کا نام صدیوں تک یاد رکھا جائے گا۔

پڑھنے سے پہلے

حفیظ تائب کی نظم "کس کا نظام راہ نما ہے اُفق اُفق" میں شاعر نے   تعالیٰ کی عظمت اور اس کے نظام کی بے پایاں وسعت کو بیان کیا ہے۔ نظم میں شاعر نے   کی شان و شوکت، اس کے دائمی وجود اور کائنات میں اس کی موجودگی کی اہمیت کو خوب صورتی سے پیش کیا ہے۔ ہر مصرع میں   کی محبت، کرم اور وفا کا ذکر کرتے ہوئے شاعر نے یہ پیغام دیا ہے کہ   کی یاد اور اس کی محبت میں انسان کو سکون اور رہ نمائی ملتی ہے۔

حَمد

کس کا نظام راہ نما ہے اُفق اُفق
کس کا دَوام گونج رہا ہے اُفق اُفق
شانِ جلال کس کی عَیاں ہے جَبَل جَبَل
رنگِ جمال کس کا جما ہے اُفق اُفق
کس کے لیے نجوم بہ کَف ہے روش روش
بابِ شہود کس کا کُھلا ہے اُفق اُفق
کس کے لیے سرودِ صبا ہے چمن چمن
کس کے لیے نمودِ ضیا ہے اُفق اُفق
مکتوم کس کی موجِ کرم ہے صدف صدف
مرقوم کس کا حرفِ وفا ہے اُفق اُفق
کس کی طلب میں اہلِ محبت ہیں داغ داغ
کس کی ادا سے حشر بپا ہے اُفق اُفق
سوزاں ہے کس کی یاد میں تائبؔ نفَس نفَس
فُرقت میں کس کی، شعلہ نوا ہے اُفق اُفق
(صلوا علیہ و آلہٖ)

سرگرمیاں

مختلف سمعی ذرائع سے اپنی پسند کا کوئی حمدیہ کلام سنیں اور اس کے اہم نکات، الفاظ، تراکیب، مرکبات اور مصرعوں کو جماعت میں زیرِ بحث لائیں۔

طلبہ کو دو گروہوں میں تقسیم کر کے "کیا جھوٹ بولنا کبھی جائز ہو سکتا ہے؟" کا موضوع دے کر دس منٹ کا وقت دیں۔ ایک گروہ موضوع کے حق اور دوسرا مخالفت میں گفت گو کے نکات تیار کرے۔ دس منٹ کے بعد اساتذہ کرام دونوں گروہوں کے لیے ایک ابتدائی جملہ بولیں۔ اب پہلا گروہ دو منٹ اس پر بات کرے اور پھر دوسرا۔ یوں ایک دوسرے کی رائے سے واقف ہوں اور باری باری اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ موزوں الفاظ و تراکیب اور بامحاورہ زبان سے گفت گو کو خوب صورت بنائیں۔

خاص الفاظ مع درست تلفظ و معانی

اُفُق	آسمان کا کنارہ جو زمین سے ملا ہوا دکھائی دیتا ہے
دَوام	ہمیشگی، ابدیت
بہ کَف	ہاتھ میں لیے ہوئے
سُرودِ صبا	نسیمِ سحری کا ساز
نمودِ ضیا	روشنی کا عیاں ہونا
مَکتُوم	پوشیدہ، مخفی
مَرقُوم	لکھا گیا، لکھا ہوا
سوزاں	جلانے یا جلنے والا، جلا ہوا
فُرقت	دُوری، جُدائی
شُعلَہ نَوا	جس کے کلام میں جوش و خروش بہت زیادہ ہو

ٹھہریے اور بتائیے:

زیرِ نظر نظم میں شاعر نے قدرت کے کس موضوع پر بات کی ہے موضوع کی شناخت کر کے شاعر اور قاری کے نقطۂ نظر کے ساتھ اس کی اہمیت بیان کریں۔

سرگرمیاں

- جماعت میں دورانِ بلند خوانی میں حمد کے مصرعوں، شعروں کو درست تلفظ، آہنگ، لحن، لَے اور ادائی سے سن کر اس کی اہمیت کو سمجھیں اور استحسانی تبصرہ کریں۔
- نظم کو فہم کے ساتھ پڑھ کر شاعر کی تکنیک، مقصد اور اسلوب پر مبنی درج ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

۱۔ حفیظ تائبؔ کس پیشے سے منسلک رہے؟ ۲۔ حفیظ تائبؔ شاعری میں کس شاعر سے متاثر تھے؟
۳۔ آپ نے ابتدا کس صنف میں طبع آزمائی سے کی؟
۴۔ حمد و نعت کے حوالے سے حفیظ تائبؔ کی چند نمایاں خصوصیات بیان کریں۔

مشق

سوال ۱۔ نظم "حمد" کے متن کو فہم کے ساتھ پڑھ کر درج ذیل سوالوں کے جواب دیں۔

۱ نظم "حمد" میں شاعر نے کن کن مظاہرِ فطرت کا ذکر کیا ہے ترتیب سے بیان کریں۔
۲ "بابِ شہود کس کا کھلا ہے اُفق اُفق" اس مصرعے کا مفہوم لکھیں۔
۳ نظم "حمد" میں لفظ "اُفق اُفق" بار بار استعمال ہوا ہے اردو قواعد کی رُو سے اس کا شمار کس میں کریں گے؟
۴ درج ذیل شعر کا مفہوم لکھیں۔

مکتوم کس کی موجِ کرم ہے صدف صدف
مرقوم کس کا حرفِ وفا ہے اُفق اُفق

۵ شاعر اپنا نَفَس نَفَس کس کی یاد میں ڈوبا ہوا محسوس کرتے ہیں؟

تشریح کرنے کا طریقہ:

شعر و شاعری میں تشریح اس لیے کی جاتی ہے کہ شعر میں موجود پوشیدہ مفہوم کو آسانی سے سادہ الفاظ میں سمجھا جاسکے۔ تشریح کرنے سے پہلے شعر کو بہ غور پڑھیں۔ خاص الفاظ کے معانی لکھ لیں۔ پھر ان اشعار کے معانی کو استعمال میں لا کر اشعار کی ترتیب کے مطابق جملے ترتیب دیں۔ شعر کے صرف ظاہری اور مختصر معانی کو نہ دیکھیں بل کہ اس شعر کا پس منظر، شاعر کے اظہارِ بیاں اور انداز کو بھی سمجھنا لازم ہے اسی صورت میں آپ موثر انداز میں تشریح کر سکیں گے۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

طلبہ سے فرداً فرداً نظم کے اشعار میں بیان کردہ موضوعات کی شناخت کروائیں اور اس موضوع کی اہمیت پر ان کی رائے جانیں۔
طلبہ کے ذخیرۂ الفاظ میں نئے الفاظ و تراکیب کے اضافے کے لیے جماعت کے کمرے میں بولنے کی سرگرمی کروائیں۔

سرگرمی

کیو آر کوڈ میں دیے گئے کلام کی تشریح، فنی محاسن کی وضاحت کے ساتھ کریں

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

طلبہ کو حفیظ تائبؔ کا تعارف بتاتے ہوئے اشعار کی حوالہ جات کے ساتھ تشریح کا طریقہ سکھائیں اور جماعت کے کمرے میں ایک ایک شعر کی تشریح مختلف طلبہ سے زبانی کروائیں۔
طلبہ کو شاعر اور قاری کے نقطۂ نظر کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مرکزی خیال لکھنے کا طریقہ سمجھائیں اور دو، تین طلبہ سے نظم "حمد" کا مرکزی خیال زبانی سنیں۔

سوال ۲۔ درج ذیل اشعار کی حوالوں (شعری محاسن، شاعری کا پس منظر اور اندازِ بیاں کی وضاحت) کے ساتھ تشریح کریں۔

شانِ جلال کس کی عَیاں ہے جَبَل جَبَل
رنگِ جمال کس کا جما ہے اُفق اُفق
کس کے لیے نجوم بہ کف ہے روش روش
بابِ شہود کس کا کھُلا ہے اُفق اُفق

سوال ۳۔ شاعر اور قاری کے نقطۂ نظر کو سامنے رکھتے ہوئے اس حمد کا مرکزی خیال تحریر کریں۔

زبان شناسی

شعر: "شعر" عربی زبان کے لفظ "شَعُور" سے نکلا ہے جس کے لغوی معانی عقل کی بات کے ہیں اصطلاح میں اس سے مراد جو شاعر قصداً کہتا ہے اور الفاظ کے کسی سانچے میں قصد اُڈھالتا ہے۔ جو بات شعر میں کہی جاتی ہے اس کا براہِ راست تعلق قوّتِ ادراک سے ہوتا ہے۔ دراصل شعر کو مناسب اور موزوں الفاظ سے سجایا جاتا ہے تاکہ سننے اور پڑھنے والے کے دل و دماغ پر اچھا تاثر پڑے۔

مثال:

اے خدا ہے تُو ہی مالکِ دو جہاں
تیری قدرت کے جلوے ہیں ہر سُو عَیاں

دو مصرعوں کا مجموعہ شعر کہلاتا ہے۔ جس طرح کسی دروازے کے دو برابر کے کواڑ ہوتے ہیں اسی طرح شعر کے دو برابر کے ٹکڑے ہوتے ہیں۔ شعر کے دونوں مصرعوں میں الفاظ ایک خاص سلیقے اور ترتیب سے جوڑے جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان میں تغزل پایا جاتا ہے۔

شعر کے دونوں مصرعوں کی تقسیم کچھ اس طرح ہوتی ہے:

مصرع اولیٰ: شعر کا پہلا مصرع "مصرع اولیٰ" کہلاتا ہے۔

مصرع ثانی: شعر کے دوسرے مصرعے کو "مصرع ثانی" کہا جاتا ہے۔

بے نیازی حد سے گزری بندہ پرور کب تلک
ہم کہیں گے حالِ دل اور آپ فرمائیں گے کیا

صنعتِ تکرار

تکرار کے لغوی معانی "دُہرانا یا بار بار کرنا" کے ہیں۔ صنعتِ تکرار سے مراد کسی شعر یا مصرعے میں کسی لفظ کو تاکید یا زور دینے کے انداز میں مکرر لایا جانا ہے۔

نظم کے اجزا (مصرع، شعر، قافیہ، ردیف، بند، مطلع، مقطع) کی شناخت

نویں، دسویں جماعت

نظم کے عناصر (مصرع، مصرع اولیٰ، مصرع ثانی، شعر، قافیہ، ردیف، بند مطلع، مقطع، مطلع ثانی) کی شناخت، شاعرانہ استعمال اور شاعری میں میں استعمال کی تفہیم

گیارھویں، بارھویں جماعت

سرگرمی

کسی کتاب یا انٹرنیٹ سے اپنی من پسند حمد منتخب کریں اور اس میں مصرع، مصرعِ اولیٰ، مصرعِ ثانی اور شعر کی نشان دہی کریں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

طلبہ کو تراکیبِ لفظی اور صنعتِ تکرار کے معانی و مفہوم بتائیں اور اشعار میں ان کے استعمال کے استحسانی نقطۂ نظر کی وضاحت کریں، چند اشعار سنا کر طلبہ سے تراکیبِ لفظی اور صنعتِ تکرار کی شناخت کروائیں۔

مثال:

ہم نے ماحول بگاڑا ہے
رہ زن کو رہ بر کَہ کَہ کر

شعر کے دوسرے مصرعے میں ”کَہ کَہ“ صنعتِ تکرار کی مثال ہے۔

سوال۴۔ درج ذیل مصرعوں اور اشعار میں صنعتِ تکرار کی شناخت کیجیے۔

ع پتّا پتّا، بوٹا بوٹا حال ہمارا جانے ہے

ے جہاں تیرا نقشِ قدم دیکھتے ہیں خیاباں خیاباں اِرم دیکھتے ہیں

ع توبہ کے ٹوٹنے کا بھی کچھ کچھ ملال تھا۔

ے پھرتے تھے دشت دشت دوانے کدھر گئے وے عاشقی کے ہائے زمانے کدھر گئے

ع نہ گورِ سکندر نہ ہے قبرِ دارا

تراکیبِ لفظی

تراکیب کے لغوی معانی ”الفاظ کو الفاظ پر رکھنا“ کے ہیں۔ اس سے مراد دو یا دو سے زیادہ الفاظ کا ایسا مجموعہ جس سے الفاظ کے نئے معانی تشکیل پاتے ہیں اور مخصوص معنوی اکائی بناتے ہیں۔

عربی اور فارسی ادب میں دو مفرد لفظوں کے درمیان میں ایک زیر یا ہمزہ ڈال کر ایک مرکب لفظ تخلیق کیا جاتا ہے جس سے ایک نیا استعارہ، نیا معنٰی وجود میں آتا ہے مثالیں:

مفرد الفاظ	ترکیب
شب اور اندھیرا	شبِ تار
اسیر اور غم	اسیرِ غم
امیر اور شہر	امیرِ شہر
شام اور اَودھ	شامِ اَودھ
صبح اور بنارس	صبحِ بنارس
کشمیر کا علاقہ	خطہ کشمیر
وقت کی آواز	نوائے وقت
غم کی رات	شبِ غم

تراکیب صرف عربی و فارسی الفاظ ہی سے بنتی ہیں۔

سوال۵۔ ذیل میں دیے گئے عربی اور فارسی الفاظ کو ترتیب دے کر تراکیب سازی کے ذریعے سے مرکب لفظ بنائیں اور انھیں جملوں میں استعمال کریں۔

حساب	دُعائے	داغ دار	خیر	آہو
محو	مدح	دوستاں	دشت	دل

دعا/ مناجات

مناجات کا لغوی معنٰی دعا، التجا، عرض یا سرگوشی اور راز و نیاز کی باتیں کرنا ہے مناجات کی تعریف یوں کی گئی ہے:۔ ” مناجات کے معانی لغت میں سرگوشی کرنے کے ہیں۔ اصطلاح میں اس کی

سرگرمی

شاملِ نصاب نظم میں تکراری الفاظ کو خط کشید کریں۔

علم بدیع
تلمیح۔ صنعت تکرار۔ صنعت تضاد
نویں، دسویں جماعت

علم بدیع
تلمیح۔ رعایتِ لفظی۔ صنعت مراعات النظیر
حسن تعلیل۔ صنعت مبالغہ۔ صنعتِ تکرار
گیارھویں جماعت

علم بدیع کی شناخت اور اس کے استعمال کے استحسانی نقطۂ نظر کی وضاحت
تلمیح۔ رعایتِ لفظی۔ صنعت مراعات النظیر
حسن تعلیل۔ صنعت مبالغہ۔ صنعتِ تکرار
بارھویں جماعت

سرگرمی

نظم ”حمد“ میں موجود تراکیب کو خط کشید کریں۔

تعریف یہ قرار پائی ہے کہ نظم یا نثر میں بار گاہِ ایزدی میں اپنے گناہوں کی مغفرت چاہنا، اپنی مصیبتوں، مشکلوں اور پریشانیوں کو خدا کے حضور پیش کر کے ان سے نجات کی التجا کرنا، گڑ گڑا کر دعا مانگنا، خدا کی بار گاہ میں بزرگانِ دین کا واسطہ دے کر مشکلات کے ازالہ کی استدعا کرنا۔"

مناجات انسان کی روحانی فطرت کے ساتھ ساتھ جسم پر بھی بہت گہرے اثرات مرتب کرتی ہے۔ مناجات کا تعلق جہاں قلبی اِحساسات و کیفیّات سے ہوتا ہے وہیں اِن سے ظاہری وجود میں بھی ایک خاص تاثیر جاری ہو جاتی ہے۔ ہر مذہب اور ہر زبان کے شعرا اور نثر نگاروں میں مناجات کی روایت موجود ہے لیکن بعض جیّد صوفیاے کرام کے ہاں مناجات نیا رنگ اور نیا انداز اختیار کیے ہوئے ہیں۔ یہ صوفیاے کرام چوں کہ معرفتِ الٰہی کے حامل ہوتے ہیں اس لیے یہ اپنے شیخ و مرشد کامل کو بارگاہِ الٰہیہ کا وسیلہ جان کر ان کے حضور مناجات پیش کرتے ہیں۔

سوال۶۔ ہر سوال کے سامنے دیے گئے درست دائرے کو پُر کریں۔

۱ شعر مشتمل ہوتا ہے:
- ○ دو مصرعوں پر
- ○ پانچ مصرعوں پر
- ○ تین مصرعوں پر
- ○ چھے مصرعوں پر

۲ شعر لفظ ہے:
- ○ اردو زبان کا
- ○ انگریزی زبان کا
- ○ فارسی زبان کا
- ○ عربی زبان کا

۳ شعر کا براہِ راست تعلق ہوتا ہے:
- ○ قوتِ سماعت سے
- ○ قوتِ ادراک سے
- ○ قوتِ قلب سے
- ○ قوتِ لمس سے

۴ مصرع کے معانی ہوتے ہیں:
- ○ دو برابر کے ٹکڑے
- ○ مختلف نوعیت کے ٹکڑے
- ○ منفرد ٹکڑے
- ○ متفرق ٹکڑے

۵ صنعتِ تکرار میں کوئی لفظ استعمال ہوتا ہے:
- ○ ایک بار
- ○ تین بار
- ○ بار بار
- ○ دو بار

۶ "ہنس ہنس کر جواب دینا تمھاری عادت ہے" یہ جملہ مثال ہے:
- ○ مصرعے کی
- ○ صنعتِ تکرار کی
- ○ شعر کی
- ○ قافیہ کی

۷ حمد لفظ ہے:
- ○ عربی زبان کا
- ○ فارسی زبان کا
- ○ اردو زبان کا
- ○ عبرانی زبان کا

انتخاب: مناجاتِ بیوہ از الطاف حسین حالیؔ

اے سب سے اول اور آخر
جہاں تہاں، حاضر اور ناظر
اے سب داناؤں سے دانا
سارے تواناؤں سے توانا
اے بالا، ہر بالاتر سے
چاند سے سورج سے امبر سے
اے سمجھے بوجھے بن بوجھے
جانے پہچانے بن بوجھے
سب سے انوکھے سب سے نرالے
آنکھ سے اوجھل دل کے اُجالے

سرگرمی

کیو آر کوڈ میں دی گئی نظموں کو پڑھیں اور اس میں حمد، دعا/ مناجات کی صنف کی نشان دہی کریں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

موضوع کے لحاظ سے مختلف نظموں (حمد، دعا/ مناجات) میں فرق سمجھائیں۔

۲ نظم

نعت

دورانیہ: پانچ گھنٹے

حاصلاتِ تعلّم اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

زبان شناسی

- اصنافِ نظم کے محاسن (تلمیح، صنعتِ تکرار) کی شناخت کر سکیں۔
- نظم بہ لحاظ موضوع (نعت، قصیدہ، مرثیہ) کی شناخت کر سکیں۔
- تراکیبِ لفظی کی شناخت کر سکیں اور اس کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے تحریر میں اس کا استعمال کر سکیں۔

پڑھنا

- پڑھے گئے متن کے کسی حصے کو دہراتے ہوئے حوالوں اور دلائل کے ساتھ اظہارِ رائے کرتے ہوئے متعلقہ حصے پر جزئیات کے ساتھ تبصرہ پیش کر سکیں۔
- ڈیجیٹل لائبریری / لائبریری کی درجہ بندی اور فہرست کی ترتیب کو سمجھتے ہوئے اس کا استعمال کر سکیں۔
- مختلف منظوم اور منثور اصنافِ ادب پڑھ کر مصنفین کے طرزِ تحریر پر تبصرہ کر سکیں۔

سننا بولنا

- مختلف سمعی ذرائع سے کہانی، نظم، واقعہ، تقریر، اعلان، خطبہ، گفت گو، خبر، ڈراما، ہدایت اور فیچر سن کر کلام کے اہم نکات، تراکیب، جملے، مصرعے یا اشعار بر محل اور برجستہ استعمال کر سکیں۔
- کسی بات، پیغام، کلام، نشریات، کہانی، مکالمے کو سن کر دہراتے ہوئے کمی بیشی کے ساتھ بیان کر سکیں۔

لکھنا

- مختلف تحریری سرگرمیوں میں الفاظ کی درست املا کا خیال رکھتے ہوئے تحریری کام پر نظرِ ثانی اور ادارت (پروف ریڈنگ) کر سکیں۔
- کسی بھی نظم یا نثر کو پڑھ کر اس کے اہم نکات کا خلاصہ لکھ سکیں۔
- مختلف ادبی شخصیات کی مرقع نگاری کر سکیں۔

پڑھنے سے پہلے

"نعت کسے کہتے ہیں" نیز اس کا شمار شاعری کی کون سی صنف میں کیا جاتا ہے؟

نعت گوئی کے اہم موضوعات اور عناصر کیا ہوتے ہیں جو اسے دیگر اصناف شاعری سے ممتاز بناتے ہیں؟

نعت لکھنے والے مشہور شاعروں کے نام کیا ہیں اور ان کی نمایاں نعتیں کون سی ہیں؟

نعت (مفہوم اور تعریف)

لغوی اور اصطلاحی مفہوم: نعت عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معانی وصف وخوبی اور تعریف و توصیف کے ہیں۔لیکن عُرفِ عام میں نعت، رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ کی ثنا و ستائش اور تعریف و توصیف بیان کرنے والی منظومات کو کہا جاتا ہے۔ اردو قواعد کی رو سے وہ نظم جس میں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ کی ذات، صفات اور اخلاق کی تعریف کی جائے، "نعت" کہلاتی ہے۔

سیّد نفیس شاہؒ کی معروف نعتیں

عطا قدموں میں ہو دائم حضوری، یا رسول اللہ

لب پر درود، دِل میں خیالِ رسول ہے

تاج دارِ نبوت پہ لاکھوں سلام، شہر یارِ نبوّت پہ لاکھوں سلام

سیّد نفیس شاہؒ

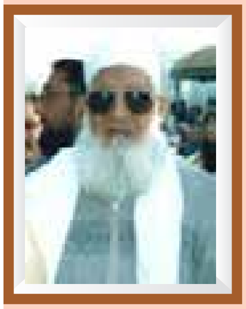

پیدائش	**۱۱ مارچ ۱۹۳۳ء (ضلع سیال کوٹ)**
وفات	**۵ فروری ۲۰۰۸ء لاہور**
پیشہ	**خطاط، عالم، شاعر**
اعزازات	**صدارتی تمغا برائے حسنِ کارکردگی، ستارۂ امتیاز۔۔۔۔۔۔۔۔**
تصنیف و تالیف	**برگِ گل، ریحانِ عترت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔**

عالم اسلام کی عظیم اصلاحی و روحانی شخصیت اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر اسلامی فن خطاطی کے امام اور حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری کے خلیفہ مجاز "حضرت سید نفیس الحسینی شاہ رحمۃ اللہ علیہ" جیسے لوگ روز روز پیدا نہیں ہوتے ایسے فرشتہ صفت لوگ عطیہ خداوندی ہوتے ہیں۔ اصل نام انور حسین مگر مشہور نفیس الحسینی شاہ کے نام سے ہوئے۔

آپ نے ابتدائی تعلیم سیال کوٹ کے قریبی قصبہ بھوپالہ کے ہائی اسکول میں حاصل کی اس کے بعد آپ نے ایف۔اے تک تعلیم کا سلسلہ فیصل آباد سے مکمل کیا اگرچہ فنِ خطاطی آپ کو ورثے میں مِلا لیکن آپ نے فنِ خطاطی کا باقاعدہ آغاز دورانِ تعلیم ہی ۱۹۴۸ء میں کیا۔آپ نے فنِ خطاطی اپنے والد سے سیکھا۔

فنِ خطاطی کے علاوہ شعر و شاعری کا بھی ذوق رکھتے تھے۔ آپ کو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ، اہلِ بیت اور صحابہ کرام کے ساتھ والہانہ عشق و محبت تھی۔ جس کا اظہار آپ کے کلام میں موجود ہے۔ سید نفیس کو اللہ تعالیٰ نے محبوبیت و مقبولیت سے خوب نوازا تھا اور یہ وصف آپ کے کلام میں واضح ظاہر ہوتا ہے۔ آپ کا منتخب کلام "برگِ گل" کے عنوان سے اہلِ ذوق میں مقبولِ عام ہے۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

طلبہ کو سید نفیس شاہ کے نعتیہ کلام اور اسلوبِ بیاں کے بارے میں بتائیں اور حوالوں شاعری کے پس منظر، اندازِ بیان اور فنی محاسن کی وضاحت کے ساتھ تشریح لکھنے کی مشق تختۂ تحریر پر کروائیں۔

پڑھنے سے پہلے

سید نفیس حسینی کی نعت "تجھ سا کوئی نہیں" میں خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی عظمت، ان کی بے مثال شخصیت اور ان کے مقام ومرتبے کو بیان کیا گیا ہے۔ شاعر نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات، ان کی رحمت، اور ان کی قربت الٰہی کو خوب صورتی سے پیش کیا ہے۔ ہر مصرعے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان وعظمت کو بیان کرتے ہوئے شاعر نے یہ پیغام دیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی اور ان کی محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔

نعت رسول مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ

اے رسولِ امیں، خاتمُ المُرسَلین، تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں
ہے عقیدہ یہ اپنا بہ صدق و یقیں ، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
دستِ قدرت نے ایسا بنایا تجھے، جملہ اوصاف سے خود سجایا تجھے
اے ازل کے حسیں، اے ابد کے حسیں ، تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں
"بزمِ کونین پہلے سجائی گئی"، پھر تیری ذات منظر پہ لائی گئی
سید الاولیں، سید الآخریں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
ترا سکّہ رواں کُل جہاں میں ہُوا، اس زمیں میں ہُوا ،آسماں میں ہُوا
کیا عرب کیا عجم، سب ہے زیرِ نگیں، تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں
"سِدرۃ المنتہٰی " رہ گزر میں تِری ،"قاب قوسین" گردِ سفر میں تِری
تو ہے حق کے قریں، حق ہے تیرے قریں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
کاہ کشاں ضَو ترے سَرمَدی تاج کی، زلفِ تاباں حسیں رات معراج کی
"لیلۃ القدر" تیری منور جبیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
کوئی بتلا ئے کیسے سراپا لکھوں ،کوئی ہے! وہ کہ میں جس کو تجھ سا کہوں
توبہ توبہ! نہیں کوئی تجھ سا نہیں، تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں
اے سراپا نفیس انفُسِ دوجہاں، سرورِ دلبراں دلبر عاشقاں
ڈھونڈتی ہے تجھے میری جانِ حزیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

(برگِ گُل)

خاص الفاظ مع درست تلفظ و معانی

دستِ قُدرت	طاقت، قابلیّت، اختیار
بزمِ کونین	دونوں جہاں کی محفل
زیرِ نگیں	مطیع، محکوم
قرِیں	قریب، نزدیک
سَرمَدی	دائمی، دوامی
زلفِ تاباں	خم دار زلفیں
سراپا	قدوقامت
جانِ حزیں	رنجیدہ اور مغموم دِل

سرگرمی

کالج کے کتب خانے کے نگران کے ساتھ ۳۰ منٹ گزاریں۔اُن سے شعبہ اُردو کی درجہ بندی اور فہارس کی ترتیب سمجھنے کے بعد سید نفیس شاہ یا حفیظ تائبؔ کے نعتیہ کلام کی کتاب منتخب کریں اور لائبریری سے کتاب منتخب کرنے سے جاری کروانے تک کا مرحلہ ترتیب وار بیان کریں۔

سرگرمیاں

شاملِ نصاب نظم ، معلّم / معلّمہ کے پڑھانے کے بعد جوڑیوں کی صورت میں دہرائیں اور نظم کے من پسند شعر کی وضاحت حوالوں اور دلائل کے ساتھ کریں۔

مشق

سوال ۱۔ نظم کے متن کے مطابق درج ذیل سوالات کے جواب دیں۔

۱۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حسن کو شاعر نے کن الفاظ میں بیان کیا ہے؟

۲۔ ”بزمِ کونین پہلے سجائی گئی، پھر تری ذات منظر پہ لائی گئی“ سے شاعر نے کس بات کی طرف اشارہ کیا ہے؟

۳۔ رسالتِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے عام ہونے کو شاعر نے کس طرح واضح کیا ہے؟

۴۔ سدرۃ المنتہٰی اور قابِ قوسین سے شاعر نے کس واقعے کی طرف اشارہ کیا ہے؟

۵۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زلفوں اور جبینِ مبارک کو شاعر نے کس انداز میں بیان کیا ہے؟

۶۔ نعت کے آخری دو اشعار میں شاعر نے اپنی عاجزی اور بے بسی کا اظہار کیوں اور کس انداز میں کیا ہے؟

سوال ۲۔ ذیل میں دیے گئے اقتباس کو فہم کے ساتھ پڑھیں اور اس میں املا اور قواعد کی غلطیوں کی نشان دہی کریں اور انھیں درست کر کے دوبارہ لکھیں۔

قائے نات کا ہر نضام اللہ تعالیٰ کی رضا اور حقم کے تابع ہے وہی ہے جو ہر شے پر محیط ہے وہی اعلا اور ارفا، بزرگ، برترے کوئی بھی شے اُس کی رضا کے بنا اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں سکتی۔ یہاں تک کہ خود کو تاقت ور اور ہاکم سمجھنے والا انسان خاک سے زیادہ کچھ نہیں مگر یہ اللہ تعالیٰ کی عضمت اور رہم ہے کہ وہ حم انسانوں کی بہت صاری خطاؤں کو معاف کر کے ہمیں اپنی سے رحمتوں کبھی محروم نہیں کر تا، چاند، سورج، بادل، بارش سب انصانوں کو ایک جیسی روشنی اور ہررات دیتے ہیں وہ اپنی چمق دمق کبھی کسی کے لیے قم یا زیادہ نہیں کرتے۔ ہم انصانوں کی شفقات کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے مہبوب کو مابوث کیا جو دین حق لے کر آئے اور اللہ کا پیغام ہم انصانوں تک پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو تمام انصانوں کے لیے رحمت بنا کر اتارا ہے۔

سوال ۳۔ اس نعت کے اہم نکات پر مشتمل خلاصہ لکھیں۔

مرقع نگاری

مرقع نگاری ایک ایسی صنفِ ادب ہے جس میں کسی شخص، واقعے یا مقام کی تصویر کشی کی جاتی ہے۔ اُردو میں فرحت اللہ بیگ مرقع نگاری کے بانیوں میں سے ایک ہیں۔ ان کی مرقع نگاری میں ظرافت اور قصہ نگاری کا خاص لطف ہے۔

فرحت اللہ بیگ کی مرقع نگاری کی خصوصیات: فرحت اللہ بیگ کی مرقع نگاری میں شخصیت نگاری کا خاص اہتمام کیا گیا ہے۔ وہ اپنے مرقعوں میں کرداروں کے ظاہری اور باطنی اوصاف کو بڑی مہارت

سرگرمی

معلّم / معلّمہ جماعت میں کسی ایک طالب علم / طالبہ سے نعت پڑھنے کو کہیں اور باقی طلبہ نعتِ رسول مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سننے کے بعد اس کے اہم نکات ترتیب وار اور تفصیل سے بیان کریں۔

سرگرمی

منتخب کردہ کتاب میں سے نعتیہ کلام پڑھنے کے بعد شاعر کے اندازِ بیاں پر تبصرہ کریں۔

سرگرمی

کیو آر کوڈ میں دی گئی نظم کو پڑھیں اور اس کا خلاصہ تحریر کریں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

نظم کا خلاصہ لکھنے کا طریقہ بتائیں اور دو، تین طلبہ سے زبانی خلاصہ سنیں۔

سے پیش کرتے ہیں۔ فرحت اللہ بیگ کی مرقع نگاری میں ظرافت کا رنگ غالب ہے۔ وہ اپنے مرقعوں میں لطیفہ گوئی اور طنز و مزاح سے قارئین کو محظوظ کرتے ہیں۔

فرحت اللہ بیگ کی مرقع نگاری میں قصہ نگاری کا عنصر بھی پایا جاتا ہے۔ وہ اپنے مرقعوں میں کرداروں کی زندگی کے واقعات کو دل چسپ انداز میں بیان کرتے ہیں۔

سوال ۴۔ اپنے من پسند نعتیہ کلام لکھنے والے شاعر کی شخصیت کے نمایاں اوصاف اور ان کے اندازِ بیاں اور ادبی کارناموں پر مربوط اقتباس لکھیں۔ (مرقع نگاری کی صورت میں)

زبان شناسی

صنعتِ تلمیح

تلمیح عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معانی "اشارہ کرنا" کے ہیں۔ تلمیح وہ صنعت ہے جس کا استعمال کم سے کم لفظوں کے ذریعے سے معانی کے ایک بڑے علاقے کو گرفت میں لینے کے لیے ہوتا ہے۔ شاعر اپنے کلام میں کسی مسئلے، مشورے یا کسی قصے، اصطلاح یا کسی ایسی بات کی طرف اشارہ کرے جس کا ذکر پہلے سے موجود ہو۔ کلام (نظم، غزل) میں کسی آیتِ قرآنی یا حدیث نبوی، مشہور تاریخی واقعہ یا علمی اصطلاح کو کلام میں لانا تلمیح کہلاتا ہے۔ تلمیحات کے استعمال سے شاعر مختصر الفاظ میں جامع مفہوم بیان کر دیتا ہے۔ اُردو شاعری میں تلمیحات کا استعمال جا بہ جا کیا گیا ہے۔

قرآنی تلمیح

آگ ہے اولادِ ابراہیمؑ ہے نمرود ہے
کیا کسی کو پھر کسی کا امتحاں مقصود ہے

تاریخی تلمیح

اور بازار سے لے آئے اگر ٹوٹ گیا
ساغرِ جم سے میرا جامِ سفال اچھا ہے

سوال ۵ ذیل میں لکھے اشعار میں سے صنعتِ تلمیح کی نشان دہی کریں۔

۱۔ آ رہی ہے چاہِ یوسفؑ سے صدا
دوست یاں تھوڑے ہیں اور بھائی بہت

۲۔ ہم نے کیا کیا نہ تیرے عشق میں اے محبوب کِیا
صبرِ ایوبؑ کیا گریۂ یعقوبؑ کِیا

سرگرمی
درسی کتاب کے کسی سبق سے مرکب ناقص کی اقسام کی مثالیں تلاش کر کے لائیں۔

سرگرمی
کیو آر کوڈ میں دی گئی نظم کو سن کر اس کے موضوع اور مرکزی خیال پر تبصرہ کریں۔

سرگرمی
مختلف سمعی ذرائع سے نبی کریمؐ کی صفات کی ستائش میں کہانی یا واقعہ سن کر اس کے اہم نکات جماعت میں بیان کریں یا اپنی کوئی من پسند نعت سن کر اس کے مصرعوں اور اشعار کا بر محل اور برجستہ استعمال نظم کا مفہوم بیان کرنے کے دوران میں کریں۔

سرگرمی
شاملِ نصاب نظم میں سے صنعتِ تلمیح کو خط کشید کریں۔

۳ بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق
عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی

۴ بے صرفہ ہی گزرتی ہے، ہو گرچہ عمرِ خضر
حضرت بھی کل کہیں گے کہ ہم کیا کیا کیے

۵ ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

سوال ٦: درج ذیل اشعار میں صنعتِ تکرار کی نشان دہی کریں۔

ب مِرے آشیاں کے تو تھے چار تنکے
مکاں اُڑ گیا آندھیاں آتے آتے

ب نہیں کھیل اے داغؔ یاروں سے کہ دو
کہ آتی ہے اُردو زباں آتے آتے

ب توبہ کے ٹوٹنے کا بھی کچھ کچھ ملال تھا
تھم تھم کے سوچ سوچ کے شرما کے پی گئے

ب طبیعت کو ہو گا قلق چند روز
سنبھلتے سنبھلتے سنبھل جائے گی

قَصِیدَہ: قصیدہ عربی لفظ ''قصد'' سے مشتق ہے جس کے معانی ''ارادہ'' کے ہیں۔ چوں کہ قصیدے میں شاعر ارادتاً، قصداً کسی شخص کی تعریف و توصیف میں اشعار کہتا ہے اس لیے اسے قصیدہ کہتے ہیں۔ اس کے دوسرے معانی مغز کے ہیں۔ یہ دیگر اصناف میں وہی حیثیت رکھتا ہے جو جسم میں دیگر اعضا کے ساتھ مغز کو حاصل ہے۔ قصیدہ عربی صنفِ سخن ہے، دورِ جاہلیت میں عربوں میں جو شاعری مروج تھی وہ قصائد پر مشتمل تھی۔ عرب اپنے قبیلے کے کارناموں پر مبنی قصیدے کہتے تھے۔ جِن میں شاعر اپنے قبیلے کی بہادری کی داستانیں، تلوار کے کارنامے، گھوڑوں کی تعریف اور جنگ و جدل کے واقعات بیان کرتا تھا۔ عربوں نے ایران فتح کیا تو قصیدہ ایران پہنچا اور فارسی میں قصیدہ بھی کہا جانے لگا۔ اُردو میں قصیدے کا فن دکن سے شروع ہوا۔

مرثیہ: مرثیہ عربی کے لفظ ''رثا'' سے مشتق ہے جس کے لغوی معانی مرنے والے کی تعریف اور توصیف کے ہیں۔ اصطلاح میں مرثیہ اس صنفِ سُخن کو کہتے ہیں جس میں مرنے والے کی تعریف کی جائے۔ عربی کی قدیم شاعری میں شعرا اپنے عزیزوں کے مرثیے کہتے تھے اور اپنے قبیلے کے مقتولین کے ورثا کو انتقام لینے کے لیے ابھارتے تھے۔ رفتہ رفتہ اس کا اطلاق تعریف و توصیفِ شہدائے کربلا کے لیے ہونے لگا۔ اردو ادب میں اس کا یہی مفہوم مراد ہے۔ دکن سے آغاز ہوا۔ پھر شمالی ہند میں تبرا اور

سرگرمی

شاملِ نصاب کلام میں سے الفاظ کی تکرار کی شناخت کریں۔

سرگرمی

کیو آر کوڈ میں دی گئی نظموں کو توجہ سے پڑھیں اور ان میں اصنافِ نظم نعت رسولِ مقبول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی قصیدہ اور مرثیہ کی نشان دہی کریں۔
کسی کتاب یا انٹرنیٹ کی مدد سے نعت، قصیدہ اور مرثیہ پڑھیں۔

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

طلبہ کو نظم بہ لحاظِ موضوع (نعت، قصیدہ اور مرثیہ) میں فرق سمجھائیں اور مثالیں دے کر اس کی پہچان کروائیں۔

تولی (تولا) یہ دو اصطلاحیں استعمال ہوتی تھیں۔ تولی میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف کی جاتی تھی اور تبرا میں ان کے مخالفین کو گالی گلوچ اور طعن آمیز الفاظ سے یاد کیا جاتا تھا۔ اول الذکر یعنی تولی ہی مرثیہ بنا۔ مرثیہ ہندستان میں قطب شاہی دور سے شروع ہوا۔ مرزا سلامت علی دبیر اور میر ببر علی انیس پر اس کی انتہا ہوگئی۔ مرثیے کی ترقی ایک خاص دور اور ماحول سے وابستہ تھی۔ چوں کہ وہ دور جاتا رہا اور ماحول بدل گیا اب یہ توقع نہیں کہ انیس و دبیر جیسے مرثیہ گو پیدا ہوں گے۔ قصیدے کی طرح مرثیے کی ترقی بھی رک گئی ہے۔

سوال ۷۔ شاملِ نصاب نعت میں سے تراکیبِ لفظی کی نشان دہی کریں اور جملوں میں استعمال کریں۔

سوال ۸۔ ذیل میں نعت، قصائد اور مراثی کے چند اشعار دیے گئے ہیں آپ ہر شعر کو غور سے پڑھ کر موضوع کے لحاظ سے درست صنف کی شناخت کرتے ہوئے اُس صنف کا نام تحریر کریں۔

ب۔ میرے بابا کو تو پانی نہیں دیتے اعدا — آپ فرزندِ علیؑ ہے کئی دن سے پیاسا
شہِ مظلوم کو گر پانی کہیں سے ملتا — آپ پیتے نہ، مجھے لا کے پلاتے بابا

ب۔ رعیت شاد، ملک آباد اور آزاد ہر ملت — ادا حق کر دیا شاہِ دکن نے حکم رانی کا
وہ رہتے ہیں سدا زندہ جو محبوبِ خلائق ہیں — نظام الملک کو مژدہ حیاتِ جاودانی کا

ب۔ حاصل اسی کو دولتِ کونین ہو گئی — مانی ہے بات جس نے نبی ﷺ کی کہی ہوئی
خوبی تھیں جتنی خلق میں ممکن وہ سب کی سب — تھیں فخرِ دو جہاں کو مکمل ملی ہوئی

سوال ۹۔ درج ذیل میں سے درست جواب پر (✓) لگائیں۔

ا۔ کم سے کم لفظوں میں زیادہ معانی بیان کرنے کی صفت کہلاتی ہے:
- ○ تلمیح
- ○ مجازِ مرسل
- ○ کنایہ
- ○ حُسنِ تعلیل

۲۔ تلمیح قسم ہے:
- ○ علمِ بدیع کی
- ○ علمِ بیان کی
- ○ اسمِ عَلَم کی
- ○ رعایتِ لفظی کی

۳۔ اُردو قواعد کی کس صنعت میں قرآنی آیات تاریخی واقعات مختصراً بیان کیے جاتے ہیں؟
- ○ تشبیہ میں
- ○ کنایہ میں
- ○ استعارہ میں
- ○ تلمیح میں

انتخاب مرثیہ: کُلیاتِ میر انیسؔ

یا رب چمنِ نظم کو گل زارِ ارم کر
اے ابرِ کرم خشک زراعت پہ کرم کر
تو فیض کا مبدا ہے توجُّہ کوئی دَم کر
گم نام کو اعجاز بیانوں میں رقم کر
جب تک یہ چمک مہر کے پرتو سے نہ جائے
اقلیمِ سخن میرے قلم رَو سے نہ جائے
اس باغ میں چشمے ہیں ترے فیض سے جاری
بلبل کی زباں پر ہے تری شکر گزاری
ہر نخل برومند ہے یا حضرتِ باری
پھل ہم کو بھی مل جائے ریاضت کا ہماری
وہ گل ہوں عنایت چمن طبع نکو کو
بلبل نے بھی سونگھا نہ ہو جن پھولوں کی بُو کو

ہدایات برائے اساتذۂ کرام

تلمیح کا مفہوم اور تعریف بتائیں اور اس کے استعمال سے اشعار میں پیدا ہونے والی خوب صورتی کی وضاحت مثالیں دے کر کریں۔

۴ تلمیحات کی مثالوں کا درست گروہ ہے:

- ○ جام، جم، ساغر
- ○ کلام، موسیٰ، سلویٰ
- ○ چاند، سورج، تارے
- ○ کوہِ طور، نارِ نمرود

۵ لفظ نعت ہے:

- ○ ہندی زبان کا
- ○ عبرانی زبان کا
- ○ عربی زبان کا
- ○ فارسی زبان کا

۶ عرفِ عام میں نعت سے مراد وہ نظم ہے جس میں:

- ○ نبی پاکؐ کی ستائش و تعریف ہو۔
- ○ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا ذکر ہو۔
- ○ صحابۂ کرامؓ کا تذکرہ ہو۔
- ○ اُمتِ مسلمہ کے درخشاں دور کی تعریف ہو۔

۷ سوز، تاثیر، محبتِ رسولؐ، پاکیزہ اور شستہ الفاظ کس صنفِ شاعری میں استعمال کیے جاتے ہیں؟

- ○ حمد میں
- ○ نعت میں
- ○ قصیدہ میں
- ○ مرثیہ میں